45852- سودی قرض اور زراعت

سوال

گزارش ہے کہ میرے سوال کا جواب دیں، کیونکہ میں اپنے معاملہ میں پریشان ہوں :

جب حکومت ہمارے لیے سودی قرض کے ساتھ کوئی زراعتی پروگرام تشکیل دے، تو نگرانی و مراقبہ کی حالت میں زراعت کا موسم ختم ہونے کے بعد درج ذیل میں سے اختیارات میں سے کوئی ایک کا ہونا ضروری ہے :

1– یا تو مجھے کوئی سزا نہیں ہوگی، لیکن میں بغیر کسی آمدنی کے ہی بیٹھ رہوں، یہ علم میں رہے کہ میں اپنے خاندان کا ذمہ دار ہوں اور خرچ میرے ذمہ ہے، میری ایک زراعتی کمیٹی ہے، لیکن میرے پاس اسے کاشت کرنے کے لیے کوئی راس المال نہیں.

2– یا پھر ضرر اور نقصان ہوگا، وہ یہ کہ مجھے جبری فائل تیار کرنے کا خرچ جو اسی سے آٹھ سو سعودی ریال کا خسارہ برداشت کرنا ہوگا، لیکن میں قرض نہ لوں.

3– یا پھر سزا یہ ہے کہ زمین میری ملکیت سے خارج ہو جائیگی کیونکہ زمین اس کی ہے جو زمین کو استعمال کرے.

مجھے آپ اس اساس پر جواب دیں کہ قانونی سزا کا پہلے سے علم ہے ؟

پسندیدہ جواب

سودی معاملات کرنے کبیرہ گناہ میں
شامل ہوتا ہے، کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے، اور مسلمانوں
کا اجماع بھی اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت
حلال کی اور سود کو حرام کیا ہے }.البقرۃ (275).

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح
فرمایا :

{... اور باقی ماندہ سود چھوڑ دو
اگر تم سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول
کی طرف سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے اصل مال تمہارے لیے ہیں،
نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے} البقرۃ (279).

اور حدیث میں ہے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سود لینے، اور سود دینے، اور سود لکھنے، اور سود کی گواہی دینے والوں پر لعنت
فرمائی، اور فرمایا : یہ سب برابر ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

حکومتی پروگرام میں آپ کے لیے شامل
ہونا لازم نہیں ہے تو پھر اس کے نتیجہ میں یہ لازم آتا ہے کہ آپ کے لیے سودی قرض
حاصل کرنا بھی کوئی ضروری نہیں تاکہ آپ کاشت کاری کر سکیں.

اور کاشت کاری کے معاملہ میں آپ پر
تنگی، اور سودی قرض ضروری حاصل کرنے کی حالت میں آپ پر لازم آتا ہے کہ آپ رزق حلال
کے لیے کوئی اور طریقہ تلاش کر لیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے} الطلاق (2).

اور دنیاوی نقصان اور ضرر آخرت کے
نقصان کے برابر نہیں ہو سکتا دنیاوی کام میں خسارہ اور نقصان دین کے خسارہ اور
نقصان سے بہت ہلکا اور کم ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے
مومن بندوں کو وہی حکم دیا ہے جو اپنے رسولوں کو حکم دیا کہ وہ رزق حلال کی تلاش
کریں اور پاکیزہ اشیاء کھائیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے

.{اے رسولو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک وصالح عمل کرو، تم جو عمل کر رہے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں}. المؤمنون (51).

اللہ سبحانہ وتعالی نے نبیوں اور مومنوں کو خطاب کرنے میں برابر رکھتے ہوئے انہیں حلال کھانے اور حرام سے اجتناب کرنے کا حکم دیا، اور پھر سب اس وعید میں شامل کیے جو اللہ تعالی کے اس فرمان میں پائی جاتی ہے :

.{یقینا میں اس سب سے واقف ہوں جو تم عمل کر رہے ہو}.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اللہ تعالی اپنے رسولوں اور انبیاء پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، اور اگر ان کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو پھر آپ کے خیال میں سب لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ ہو گا ؟

دیکھیں : تفسیر قرطبی (128/12).

اور شریعت مطہرہ نے بھی ہمیں حلال روزی کما کر کھانے کی ترغیب دلائی اور حرام ترک کرنے پر ابھارا اور اس کا حکم دیا ہے، اور ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہمارا رب تعالی وہی رزق دینے والا اور بڑی طاقت وقوت والا ہے، جسے چاہتا ہے بغیر حساب روزی دیتا ہے .

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم رزق تلاش کرنے میں سستی و کاہلی نہ دکھاؤ، کیونکہ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا آخری رزق نہ کھا لے، تو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور حلال حاصل کرکے اور حرام ترک کر کے روزی تلاش کرنے میں بہتری دکھاؤ"

صحیح ابن حبان (32/8) مستدرک الحاکم (4/2) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (

2607) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.